

رسائل وسائل

اقامتِ دین کے لیے مسجد کو زکوٰۃ؟

سوال: رسائل وسائل میں اقامتِ دین کے لیے مسجد کو زکوٰۃ دینا، (جولائی ۲۰۱۳ء)

عنوان کے تحت جواب بہم ہے۔

۱- مسجد تو اقامتِ نماز اور اجتماعات دروس حدیث و قرآن ہی کے لیے ہوتی ہے۔ کیا نماز کا قیام اقامتِ دین میں شامل نہیں؟

۲- اقامتِ دین اور فی سبیل اللہ میں کیا فرق ہے؟ اگر اقامتِ دین کے لیے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے تو اس کے وہ کون سے امور ہیں جو فی سبیل اللہ کی مدد میں نہیں آتے؟

۳- مسجد کے کن اخراجات میں زکوٰۃ استعمال کی جاسکتی ہے؟

جواب: ۱- اقامتِ دین کے دو معنی ہیں: ایک معنی کے لحاظ سے وہ زکوٰۃ کا مصرف نہیں ہے اور دوسرے معنی کے لحاظ سے وہ زکوٰۃ کا مصرف ہے۔

اقامتِ دین کا ایک معنی دین کے احکام پر عمل کرنا ہے۔ اس لحاظ سے جو نیکی بھی انسان کرے وہ اقامتِ دین ہے۔ مسجد بنانا، نماز پڑھنا اور نماز کا قیام، روزہ رکھنا، ہسپتال بنانا، بیاروں کی بیار پُرسی کرنا، جنازہ پڑھنا، جنازہ گاہ بنانا، ماں باپ کی خدمت کرنا، قرابت داروں کے ساتھ حُسن سلوک سے پیش آنا، بیوی بچوں کے کھانے پینے، لباس اور دیگر ضروریات کا بہتر انظام کرنا، یہ سب کام اقامتِ دین کے تحت آتے ہیں۔ اسی طرح اگر عدالتیں شریعت کے مطابق فصلے کریں، زانی کو کوٹے لگائیں، بچوں کا ہاتھ کاٹیں، ڈاکوں سزادیں وغیرہ، یہ تمام کام بھی اقامتِ دین ہیں۔

۲- اقامتِ دین کے دوسرے معنی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نظام کو دوسرے نظاموں پر

غالب کرنے کے لیے دعوت و تبلیغ اور تلوار اور نیزے کے ذریعے جدوجہد کرنا ہے۔ اس معنی کے لحاظ سے اقامتِ دین زکوٰۃ کا مصرف ہے جسے قرآن پاک میں 'فی سبیل اللہ' کہا گیا ہے۔ اس معنی کے لحاظ سے فی سبیل اللہ میں صرف دینی تعلیم و تبلیغ، دینی مدارس، دین کے لیے اشاعت اور دینی لٹریچر اور جہاد و قتال اس کا مصدقہ اور زکوٰۃ کا مصرف ہیں۔ بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہو گئی ہے کہ وہ ہر خیر کے کام کو زکوٰۃ کا مصرف قرار دیتے ہیں لیکن یہ غلط ہے۔ اگر ہر خیر کا کام زکوٰۃ کا مصرف ہوتا تو پھر آٹھ مصارف کو الگ الگ بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ سیدھے سادے الفاظ میں کہہ دیا جاتا کہ نیکی کے کاموں میں زکوٰۃ و صدقات خرچ کریں لیکن ایسا نہیں کہا گیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ فی سبیل اللہ اپنے ایک مخصوص معنی کے لحاظ سے زکوٰۃ کا مصرف ہے۔

۳۔ درسِ قرآن اور درسِ حدیث، دعوت دین اور اشاعت دین کا ذریعہ ہیں، لہذا یہ زکوٰۃ کا مصرف ہیں۔ لیکن مسجد کی تعمیر، مسجد کی ضروریات، امام مسجد اور خادم مسجد کی تجوہ زکوٰۃ سے نہیں دی جاسکتی۔ وہ دیگر عطیات سے جمع کر کے دی جائے۔ (مولانا عبدالمالک)

ملٹی یوول مارکیٹنگ کمپنی کا منافع

س: میں ایک ایسی کمپنی سے وابستہ ہوا ہوں جو کہ دنیا کے بہت سے ممالک میں کام کر رہی ہے۔ یہ کمپنی مختلف اشیاء فروخت کرتی ہے۔ مجھے ۳۵ ہزار روپے کی خریداری کرنا ہے۔ اس خریداری پر میں ۳ ستار (Three Star) بن جاؤں گا۔ اس کے بعد مزید تین افراد کو خریدار بناؤں گا۔ وہ افراد جیسے جیسے مزید افراد کو ممبر بناتے جائیں گے میرا گریڈ بڑھتا جائے گا۔ یوں مجھے بھی منافع ملتا رہے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے ۳ ستار، ۴ ستار وغیرہ افراد کو بھی حصہ ملے گا۔ دیا گیا منافع فی صد کے حساب سے مقرر ہوتا ہے، جیسے سیونگ اکاؤنٹ پر فی صد منافع ملتا ہے۔ اس طرح کا منافع سود ہے یا نہیں؟ نیز یہ منافع حلال ہے یا حرام؟

ج: مذکورہ بالا کمپنی کے علاوہ بھی کئی کمپنیاں اس طرح کا کاروبار کرتی ہیں اور اپنی اشیا (products) کو فروخت کرتی ہیں۔ بعض کمپنیوں کی فروخت کنندہ اشیا میں ایسی اشیا بھی شامل

ہوتی ہیں کہ جن کی خریدار کو ضرورت نہیں ہوتی۔ کمپنی سے وابستہ ہونے والا شخص محض مستقبل کے منافع کے لائق میں یہ خریداری کرتا چلا جاتا ہے، جو کہ سراسر فضول خرچی اور تعیش کے زمرے میں آتا ہے، جب کہ شریعت بلا ضرورت اشیا کی خریداری استعمال کو منع کرتی ہے۔ نیز بلا ضرورت اشیا کی خریداری استعمال کو اسراف اور تبذیر قرار دیتی ہے۔ ارشاد پاری تعالیٰ ہے: ﴿كُلُّهَا مَا أَشْرَبُهَا وَلَا تُشْرِقُ فُؤْلًا بِأَنَّهُ لَا يَنْدُبُ الْفُسْرِفِينَ﴾ (الاعراف: ۳۱) ”اور کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا“۔ اس طرح کے کاروبار میں پہلی قباحت تو اسراف اور تبذیر کا پایا جانا ہے۔

اس معاملے میں دوسری قباحت خود لائق کو اختیار کرنا اور دوسروں کو لائق میں بٹلا کرنا ہے، یعنی اس کے نتیجے میں آپ کو منافع ملے گا۔ تیسرا قباحت یہ ہے کہ آپ کس چیز کا کاروبار کر رہے ہیں؟ آپ نے تو کوئی سرمایہ کاری نہیں کی، نہ شرکت اور نہ مضاربہ، اور نہ یہ اجرت (اجارہ اشخاص) ہی کا معاملہ ہے، تو منافع کس چیز کا؟ چوچھی قباحت اس معاملے میں یہ ہے کہ نئے ممبر بنانے میں جو محنت اور جدوجہد دوسرے اشخاص نے کی ہے اس میں آپ کا حق کہاں سے آگیا؟ پانچوں قباحت یہ کہ سیونگ اکاؤنٹ میں تو ایک شخص اپنی رقم بچت کی صورت میں رکھ کر اس پر سود حاصل کرتا ہے (جو کہ حرام ہے)، جب کہ یہاں تو رقم بھی جمع نہیں کروائی گئی اور آپ ایک مخصوص رقم (final profit) لینے لگے گئے۔ مذکورہ بالا وجوہات کی بنابریہ معاملہ شرعی لحاظ سے درست نہیں ہے اور مسلمانوں کو اس سے اپنا دامن بچانا چاہیے، ﴿وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصُّوَابِ﴾۔ (ڈاکٹر میاں محمد اکرم)

تصحیح: ۱- کتبہ تعمیر انسانیت، لاہور۔ فون: ۰۳۲-۳۷۵۰۰-۳۷۲۳۷۳۱۰۵۳۰

۲- ماہنامہ سوچنے کی باتیں، لاہور۔ مدیر: انوار احمد، درست فون:

۰۳۲-۳۷۱۵۸۷۵۲